سیاہ ابواب کا گمنام قبرستان

آج کے سیاستدان ، بیوروکریٹ اور عسکری قیادتیں عوام کو خواب دکھاتی ہیں اور ان کے جانشین ان کو چکنا چور کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ملک کا معرضِ وجود میں آنا بھی اک خواب تھا جو شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے دیکھا جسے قائداعظم نے 14 اگست 1947ء کو شرمندہ تعبیر کیا۔اس میں بے پناہ لوگوں کی قربانیاں ، بہت سے عظیم اور دیانتدار سیاسی رہنماؤں کی جنون کی حد تک لگن ,کروڑوں لوگوں کی دعاؤں اور ہمت کے ساتھ خدا کا خاص فضل شامل حال تھا۔جس کی بدولت آج ہم سبز ہلالی پرچم کو لہرا کر آزاد مملکت میں رہنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر کیا ہم واقعی آزاد ہیں؟ کہیں ہم بالواسطہ غلام تو نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ گورے تو مجبوراً چلے گئے مگر جاتے ہوئے کچھ مسٹر براؤن چھوڑ گئے۔جن کی ڈور انھوں نے اپنے ہاتھ میں رکھی۔ان مسٹر براؤنز کو کٹھ پتلیاں بنا کر جب ,جہاں اور جیسے چاہا نچا لیا اور ان سے جو غلیظ کام لیے گئے ہیں وہ خود براہ راست شاید کبھی نہ کر سکتے۔

انہیں کٹھ پتلیوں کے متعلق قائداعظم نے فرمایا تھا کہ میری جیب میں چند کھوٹے سکے ہیں۔مگر بد قسمتی سے ان کھوٹے سکوں کا سکہ آج تک ایسا چل رہا ہے کہ ان کی کھوٹ کے آگے آج تک کوئی اصلی سکہ رائج ہی نہیں ہو سکا۔انہوں نے مکروفریب کا ایسا گھناؤنا جال بُنا کہ عوام اس کی اسیر ہو کر رہ گئی۔ جہاں سے ان بیچاروں کو راہ فرار حاصل کرنے کے لیے آج تک کسی مسیحا کی تلاش ہے۔نوزائیدہ پاکستان کو پہلا دھچکا اس وقت لگا جب قائداعظم اپنی ان تھک محنت سے لگائے پودے کا پھل کھائے بغیر اس دنیا سے بڑی ستم ظریفی سے رخصت ہو گئے۔موت کا دن تو مقرر ہوتا ہے مگر جن حالات میں انہوں نے دم توڑا خطرے کی گھنٹی تو اُسی وقت بج گئی تھی۔مگر کٹھ پتلیوں کے اس ناچ گانے کے شور میں وہ آہ و فغاں دب کر رہ گئی۔پھر قائد ملت لیاقت علی خان کی شہادت کا سانحہ!!! جس کی تحقیقات اور نتائج آج تک ہٹلر کی موت کی طرح سوالیہ نشان بن کر رہ گئے۔ابھی پہلے زخم بھرے نہ تھے کہ 1965ء کی جنگ نے معاشی طور پر اور گھائل کر دیا۔اس کے بعد تو وہ درد ملا کہ پرانے سارے درد اور زخم معمولی لگنے لگے۔ 1971ء میں سقوط ڈھاکہ ہوا...... جس کے محرکات , وجوہات ,ذمہ داران کو کبھی منظر عام پر نہ لایا گیا۔تاریخ کے اس سیاہ باب کو بڑی ڈھٹائی کے ساتھ پر اسرار قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ جہاں پر پہلے سے ایسے کئی سیاہ باب مدفون تھے۔

ؔ کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ — مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اقبال نے اس شعر میں تو مومن سپاہی کا ذکر کر دیا اور شاید ہمارے کچھ جرنیل اپنے آپ کو سپاہی نہیں بلکہ صرف وڈا افسر اور جنرل ہی سمجھتے ہیں اسی لیے تو وہ بے تیغ کیا مسلح ہو کر بھی ہتھیار ڈال دیئے اور 90 ہزار مومن سپاہیوں کو بھی خون کے آنسو رونے پر مجبور کر دیا۔

پھر پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے کی بنیاد رکھنے اور عالم اسلام میں پاکستان کو خاص مقام دلوانے والے عوامی لیڈر کو بھی بڑی عیاری کے ساتھ راستے سے ہٹا دیا گیا۔جس کے لیے ایک مومن عسکری قیادت کو کام سونپا گیا۔اوجھڑی کیمپ اور سیاچن کے ابواب بھی بڑے پر اسرار طریقے سے اس خفیہ قبرستان میں دفن کر دیئے گئے۔مردِ ''حق'' کا انجام بھی ایسا ہوا کہ آج تک پتہ نہ چل سکا کہ جرنیلوں کی ٹیم اپنے کپتان

سمیت صحرا میں کیسے ٹکڑوں میں بکھر گئی......!!

ے مرد حق ہوتا اگر تو وہ فضاء میں جلتا نہیں   آتش نمرود نے تو مرد مومن کا کچھ بگاڑا نہ تھا

سیاہ باب کے اس قبرستان میں ایک اور قبر کا اضافہ ہو گیا۔ جس کا پوسٹ مارٹم اور DNA ٹیسٹ نہ کبھی ہو سکا اور نہ کبھی ہو گا۔ جرنیلوں اور سیاسی لیڈروں کے دیئے پرانے زخم ابھی بھرے نہ تھے کہ کارگل کے سانحہ نے عوام کے دل و دماغ کو ایک اور کاری ضرب لگائی اور حسب ماضی اس سیاہ باب کو بھی سیاسی اور عسکری قیادتوں نے اسی خفیہ قبرستان میں دفن کر دیا۔ اور ہمیشہ کی طرح عوام کو اس مردے کا منہ بھی نہ دکھایا گیا۔ بینظیر بھٹو کے ساتھ قائد ملت والی تاریخ پھر دہرائی گئی۔ بد قسمتی سے جائے وقوع بھی وہی تھا۔ بس طریقہ واردات ذرا جدید قسم کا تھا مگر نتیجہ وہی قدیم......!

اس بار سیاہ باب کے اس مردے کو خفیہ قبرستان میں لحد میں اتارا گیا تو کئی لوگوں کی قسمت کا ستارہ افق کی ان بلندیوں تک جا پہنچا جہاں پر ان کی نظر تک کی کبھی رسائی نہ تھی۔ اس کے علاوہ اس قبرستان میں اکبر بگٹی ,لال مسجد ,ڈرون حملے ,دہشت گردی کے کئی سانحوں کی طرح کے اور بھی مردے مدفون ہیں۔ اس قبرستان کی خاص بات یہ ہے کہ کسی قبر پر کوئی تختی یا قطعہ نہیں اور پتہ نہیں چل سکتا کہ کس قبر میں کون دفن ہے۔ تاکہ آنے والے وقتوں میں قبر کشائی کر کے گڑھے مردے اکھاڑ کر کوئی نئے سرے سے تحقیق نہ شروع کر دے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ 3 سال کی تگ و دو میں بالآخر بھٹو صاحب کیس کی قبر مل سکی اور باقاعدہ قبر کشائی کے بعد گڑھے مردے اکھاڑ کر انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یا......سیاسی محاذ میں اس کو تلوار اور ڈھال بنا کر حریفوں اور حلیفوں کو نئے تیر چلا کر گھائل کرنے کا پلان ہے؟؟؟ اس قبرستان میں 2 مئی کو ایک اور سیاہ باب دفن کیا گیا۔ اس مرتبہ مردہ دفن تو ہوا مگر گورکن سارے گورے تھے۔ اس لیے 12 دن بعد ہمارے سیاسی اور عسکری رہنماؤں نے مذمت کرنے اور قرارداد پیش کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ پھر ماضی کی طرح بیان بازی ,بلند و بالا دعوے ,متفقہ قرارداد ,تحقیقاتی کمیشن ,اور پھر کبھی منظر عام پر نہ آنے والی رپورٹ کا انتظار......!!! آج تک کبھی کچھ منظر عام پر نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔ عوام کو اندھیرے میں رکھا گیا ,رکھا جا رہا ہے اور رکھا جاتا رہے گا۔ ابھی اس قبر کی مٹی خشک بھی نہیں ہوئی تھی کہ مہران بیس کا مردہ بھی اس قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ 64 سال میں جس سبک رفتاری اور مستقل مزاجی سے سیاہ ابواب کے اس گمنام قبرستان میں جتنا کچھ دفن ہوا ہے تو 100 سال میں تو اس کا نام گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں ضرور آئے گا۔

کاش! ہم کو اب ہی ہوش آ جائے اور آئندہ کبھی سیاہ باب کو دفن کرنے کی نوبت نہ آئے۔ ورنہ......! ہم بھی اس سیاہ باب کا اک حصہ بن کر اسی قبرستان میں دفن ہو جائیں گے اور کتبے نہ ہونے کی وجہ سے کسی محقق کیلئے تحقیق کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہو گی۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com